اللہ تعالیٰ جس شخص کو عقل وشعور کی نعمت سے نوازیں وہ بڑا خوش قسمت ہے اور جو شخص فہم وفراست کی دولت سے محروم کر دیا جائے اس جیسا شاید ہی کوئی دوسرا بد نصیب ہو۔ کیونکہ انسان ہمیشہ سوجھ بوجھ سے اچھے فیصلے کرتا ہے جو اس کے حال کو بہتر اور مستقبل کو محفوظ اور تابناک بنانے کے ساتھ ساتھ اس کے ماضی کی کوتاہیوں کو بھی صاف کر دیتے ہیں لیکن اگر وہ عقل سے تہی دامن ہو تو ایسے ایسے فیصلے صادر ہو جاتے ہیں کہ جس سے لوگوں کا حال غیر محفوظ اور مستقبل خوفناک دکھائی دیتا ہے۔ اس قبیل کے لوگوں کا تعلق زیادہ تر حکمران طبقہ سے ہوتا ہے کہ جونہی وہ ایوان اقتدار میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی ساری عقل وفہم و فراست' سوجھ بوجھ اور دانش کسی کوڑا دان کا رزق ہو جاتی ہے کیونکہ حکمران طبقہ اقتدار کی رنگینیوں اور مفادات کی چکا چوند میں اس قدر کھو جاتا ہے کہ پھر اس کے کان' آنکھ' زبان حتیٰ کہ دماغ تک اپنا نہیں ہوتا وہ یا تو اپنے آقاؤں کی آنکھ سے دیکھتا اور دماغ سے سوچتا ہے کیونکہ اس کا اقتدار ان کے مرہون منت ہوتا ہے۔ یا پھر وہ اپنے خوشامدیوں اور کاسہ لیسوں میں اس قدر گھر جاتا ہے کہ اس کی اپنی سوچ وفکر کے زاویے ہی بدل جاتے ہیں اور یہ صرف دنیادار ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے دین دار اور ممبر ومحراب کے وارث بھی اپنے ایجنڈے پر صرف اقتدار کا حصول اور اس کی بقا کو سرفہرست رکھ لیتے ہیں

اس میں زندہ وجاوید مثال اپنے ''حضرت مولانا'' ہیں جو ایک طرف سوات آپریشن کی مخالفت کرتے ہیں کہ کل کلاں ان لوگوں سے ووٹ بھی لینے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں ''صدر زرداری'' سے اپنے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتا۔ اور یہی سے ان لوگوں کی بدقسمتی کا آغاز ہوتا ہے کہ جب نہ سوچ ان کی اپنی ہوتی ہے اور نہ ہی فیصلہ ہر حکومت کی طرح موجودہ حکمران بھی صرف وقتی فوائد اور

ذاتی مفادات جن میں اقتدار کی بقاء کو اولین حیثیت حاصل ہے کی خاطر ملک وقوم کو جس آگ میں جھونک رہے ہیں اور آئندہ نسلوں کے لئے جو بیج بور ہے ہیں بلکہ پہلے سے تیار فصلوں کو مزید پروان چڑھانے کی سعی نامشکور کر رہے ہیں اس کی سنگینی کا شاید انہیں اندازہ نہیں یا اس کے بھیانک نتائج سے بے پرواہ ''بابعیش کوش کے عالم دوبارہ نیست'' کا نقارہ بجا رہے ہیں مثلاً صوبہ سرحد کے وہ متاثرین جو حکمرانوں کی نااہلی یا خواہشات کی بھینٹ چڑھے ہیں جب وہ گھر بار چھوڑ کر دوسرے شہروں کا رخ کرتے ہیں تو انہیں اپنے ہی وطن کی گلی کوچوں میں داخل ہونے سے روک دیا جاتا ہے

جس کا اعلانیہ مظاہرہ کراچی میں ہوا کہ وہ ایم کیو ایم جس کے سربراہ سمیت تقریباً پوری قیادت قومی سطح پر مجرم ہے جو کراچی شہر کو اپنے باپ کی وراثت یا ماں کا جہیز سمجھ کر کسی دوسرے کو بغیر ''ویزے'' کے شہر میں آنے کی اجازت نہیں دیتی نہ صرف کہ حکمران ان کی اس بدمعاشی' ناانصافی کو روک نہ سکے بلکہ ان کی خوب پیٹھ ٹھونکی گئی اور انہیں مزید نوازنے کے لئے صرف ان محکموں میں ملازمت سے پابندی اٹھائی گئی جن کے وزیر ایم کیو ایم کے ارکان ہیں اور صرف ان دہشت گردوں کی خوشنودی کے لئے کراچی میں لوڈشیڈنگ ختم کرنے کا حکم جناب زرداری نے جاری کیا حکمرانو! کل تک صرف عمران خان پر پابندی تھی آج دوسرے صوبوں کے لوگوں کا داخلہ بند ہے ڈرو اس وقت سے جب لاڑکانہ اور نواب شاہ کے حکمرانوں کو کراچی سے باہر روک دیا جائے گا تو پھر کیا ہوگا اور اس کا انتباہ یہ کہہ کر کر دیا گیا ہے ''پیپلز پارٹی والے یاد رکھیں سندھ اسمبلی کی عمارت کراچی شہر میں ہے'' اس لسانی' گروہی اور صوبائی تفریق وتقسیم کے ساتھ ساتھ حکمران جو قوم کو مذہبی بنیادوں پر افتراق کا شکار کر رہے ہیں

اس کی صورتحال اس سے بھی بھیانک ہے وطن عزیز میں مختلف مذاہب ومسالک کے لوگ بستے ہیں اور اپنی حیثیت کے مطابق ہر کوئی ملک کی تعمیر وترقی کے لئے کوشاں ہے مگر حکومت جس طرح ایک مخصوص فرقے کو نوازنے پہ تُلی ہوئی ہے وہ کسی المیے سے کم نہیں شاید قبروں کے مجاور حکمرانوں کو قبروں کے پجاری لوگ ہی زیادہ پسند ہیں یا کسی خاص ایجنڈے اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ سازش کی جا رہی ہے۔ ابھی گذشتہ دنوں اسلامی نظریاتی کونسل میں کچھ علماء کو شامل کیا گیا ہے اس میں بھی ایک خاص فرقے کی چھاپ نمایاں نظر آتی ہے اور کچھ کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا گیا جیسا کہ مسلک اہل حدیث سے وابستہ کسی

بھی عالم دین کو اس قومی ادارے میں شامل نہیں کیا گیا' شاید حکمران جس قسم کے ''اسلامی نظریات'' اس ادارے سے حاصل کرنا چاہتے ہیں اہل حدیث ان کی اس خواہش میں رکاوٹ ہیں۔ جیسا کہ شرعی عدالت نے شراب کے متعلق ابھی تازہ بہ تازہ فیصلہ سنایا ہے جو کہ فقہ حنفی کے عین مطابق ہے اور قرآن وحدیث کے سراسر خلاف)

پھر اس سے بھی زیادہ افسوسناک صورتحال تو یہ ہے کہ اہل حدیث کی بیسیوں تنظیمیں اور سینکڑوں لیڈر ہونے کے باوجود کسی نے صدائے احتجاج بلند نہیں کی سچی بات ہے کہ میری آنکھیں تھک گئی ہیں اخبار وجرائد اس زیادتی کے خلاف احتجاج میں اور مسلکی رسائل میں اس موضوع پر کچھ پڑھنے کو لیکن بسا آرزو کہ خاک شد۔ صرف مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ اہل حدیث نے دوسطری اخباری تراشا لگا کر اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ ہم ان سطور کے ذریعہ جہاں حکمرانوں سے اس ناانصاری' ظلم زیادتی پر سخت احتجاج کرتے ہیں اور انہیں خبردار کرتے ہیں کہ تمہارا یہ طرز عمل' رویہ اور انداز حکمرانی خود تمہارے اور تمہاری حکمرانی کے لئے نقصان دہ ہے۔

اس کے ساتھ ہی تمام اہل حدیث تنظیموں اور ان کے قائدین کی خدمت میں بصد ادب و احترام گذارش ہے کہ اس وقت جب تمام جماعتیں مستقبل کی منصوبہ بندی کر رہی ہیں ہمیں بھی جماعتی و مسلکی کاز اور حقوق کو نہ صرف حاصل کرنا چاہئے بلکہ اس کے تحفظ کے لئے عملی اور خاطر خواہ کوشش کرنی چاہئے ورنہ آج جو حالات پیش آ رہے ہیں ان میں ہمارے نوجوان مذہبی تعصب کا شکار ہو کر نہ تو کسی سرکاری ادارے میں خدمات سرانجام دے سکتے ہیں اور نہ ہی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ کلیدی عہدوں پر براجمان اور سلیکشن کمیٹیوں کے ارکان کو حاملین مسلک اہل حدیث کی ترقی اور کتاب وسنت کی خالص تعلیم وتربیت ایک آنکھ نہیں بھاتی شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ''حقوق مانگے نہیں جاتے حقوق چھینے جاتے ہیں'' ہے کوئی؟ علامہ شہید کا وارث' جانشین اور محبّ و عقیدت مند جو اہل حدیث کے حقوق کے لئے ہر مناسب فورم پر آواز اٹھائے اور کما حقہ سعی فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو (آمین)

☆..........☆..........☆..........